رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۷

[illegible] باش برادر [illegible]

[illegible]

# الحکم

نمبر ۴ — قادیان دارالامن والامان مورخہ ۲۴ جنوری سنہ ۱۸۹۹ — جلد ۳




## ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس کیجاتی ہے کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شایع ہوں جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہمنے یہ التزام کیا ہے کہ اس سلسلہ میں دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں، اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبہ اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل تفسیر آیات یا مشتمل برفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شایع کیجاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شایع ہوجایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے مؤید ہوجائیں اور سو سو ٹریکٹ ۴ فیصدی کے حساب سے خرید لیں تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شایع ہوسکتا ہے اور ہم ہفتہ وار دس ہزار چھاپکر مفت تقسیم کر دیا کریں اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاویگا کہ ہر ایک شہر میں علاوہ ایک خاص تعداد بھیجدی جایا کرے اور وہ تقسیم ہوجایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑے گا بلکہ اسکو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کردیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں۔ پوری تعداد درخواستیں جمع ہوجانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے۔ نیز العسکر کے نام درخواست ہو۔

---

## اپنے بھائیوں کیلئے
## بالکل کھرا سودا

مگر کسی قسم کا نقص ہو۔ یا کسی قسم کا غش معلوم ہو فوراً واپس کرو۔ اس سے بڑھکر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہوگا۔؟ مندرجہ ذیل اشیاء ہماری معرفت مل سکیں گی۔

۱- زیورات چاندی و سونا ہر قسم۔ صرف دس آنہ سیکڑہ کمیشن لی جاوے گی۔

۲- ریشمی ازار بند، پراندے، سیج بند وغیرہ ہر قسم اور ہر قیمت کی۔ ۱۵/ ۸/ سے لیکر ۱۰ روپیہ تک۔ پراندے ۴/ سے لیکر ۱۰ روپیہ تک۔ سیج بند ۱ روپیہ سے لیکر ۱۰ روپیہ تک۔

۳- زیورات میں ڈوسے جس قسم کے چاہیں ڈالدئیے جائیں گے۔

۴- دریائی کا کام ہر ایک قسم کا۔

۵- ہر چیز ساختہ امرتسر آدھ آنہ فی روپیہ کمیشن لے کر روانہ ہوسکے گی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں۔ یہ باہمی فائدہ کیلئے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر تمام پتہ صاف صاف خوشخط تحریر ہو ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

**غلام محمد و الٰہ بخش علاقہ بند**
کٹرہ [illegible] [illegible] امرتسر پنجاب

# تذکرہ

## ابوبکر صدیق رض

**نام وحلیہ وغیرہ** - عبد اللہ ابن ابی قحافہ - عام فیل سے دو برس بعد پیدا ہوئے - جسم مبارک دُبلا تھا - آنکھیں ذرہ اندر بیٹھی ہوئی تھیں - خوبصورت تھے - اور چہرہ کسیقدر گول تھا اور فصیح اللسان تھے -

**عام باتیں** - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عمر میں دو برس چھوٹے تھے - آزاد مردوں میں سب سے پہلے مشرف باسلام ہوئے اور جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق فرمائی - اور اوروں کو ترغیب دلائی آپ عشرہ مبشرہ اور اصحاب کبار میں داخل ہیں - رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کمال ایمان کی وجہ سے صدیق کہلاتے ہیں - وسیع الاخلاق تھے - حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے اسقدر محبت تھی کہ غار میں جب آپ تشریف لے گئے تو جناب ابوبکر رض کے سوا دوسرا کوئی ساتھ نہ تھا - اسی وجہ سے آپ کو یار غار بھی کہتے ہیں - تمام لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپکے جسم مبارک کی گویا سپر ہوا کرتے تھے - اشاعت اسلام کے لئے اپنا کل اثاث البیت خرچ کر دیا - مسلمانوں کی ہمدردی اور غمخواری میں ہمیشہ محو رہتے تھے - آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک اور عظیم الشان تعلق بھی تھا کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ زوجہ مطہرہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے باپ ہونے کا فخر آپ ہی کو تھا - حضرت ابوبکر صدیق کی شان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث عام طور پر مشہور ہے کہ انبیاء کے بعد ابوبکر کے سوا کسی دوسرے پر سورج نے طلوع اور غروب نہیں کیا -

**خلافت اور وفات** - سنہ ۱۱ھ ربیع الاول کے مہینے میں آپ حسب وعدۂ الٰہی بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوّل خلیفۂ امت ہوئے اور مسلمانوں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی - دو برس تین مہینے نو دن خلافت کے فرائض ادا کرکے جمادی الثانی کے مہینے میں ترسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی -

آپ نے اپنے زمانہ خلافت میں اہل ارتداد کو نہایت حکیمانہ طور پر سیدھا کیا - اور عرب کے باہر دین اسلام کے پھیلانے میں کامیابی حاصل کی - آپ رسول الثقلین کے پہلو میں دفن ہوئے - ایکسو بیالیس حدیثیں آپ سے مروی ہیں -

## ابوبکر باقلانی

(ابوبکر باقلانی) محمد ایک بڑے متکلم کا نام ہے - جنہوں نے ابوالحسن الاشعری کے مسلک کو اختیار کیا - الملل والنحل آپکی مشہور کتاب ہے سنہ ۴۰۳ھ میں بمقام بغداد وفات پائی -

## ابوبکر رازی

(ابوبکر رازی) احمد بڑا حکیم اور طبیب تھا حکیم رازی بھی اسکو کہتے ہیں - سنہ ۲۵۰ھ میں پیدا ہوئے - تحصیل علم کے واسطے عراق - شام - مصر اور اندلس میں گئے تھے - بغداد میں بیمارستان کے مدیر اور طبیب رہے تھے - علم کیمیا - طب ریاضی اور ہیئت کے اندر آپ نے بہت خدمتیں کی تھیں - ان فنوں میں آپ کی بہت سی تالیفات ہیں - مرض چیچک پر اوّل ہی اوّل جو رسالہ لکھا گیا وہ ابوبکر رازی ہی کی تصنیف ہے - ابن رشد اور ابن سینا کی تالیفات کی طرح انکی کتابوں کا بھی لیٹن میں ترجمہ ہوا ہے اور یورپ کے دار العلوموں میں مدت تک وہ پڑھائی گئی ہیں - سنہ ۳۲۰ھ میں وفات پائی - انکی بہت مشہور کتاب کا نام (الحاوی) ہے جو تیس جلدوں میں ہے - اور علم طب کی سب شاخوں پر اس میں بحث کی ہے -

# تاریخی اور علمی باتیں

## بلنسیہ

بلنسیہ جسکو آجکل یورپ کے نقشوں میں والنشیا لکھتے ہیں اسپین کا مشہور شہر ہے جو اس کے مشرق میں سمندر سے ۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے - وادی الکبیر جو اسپین کا مشہور دریا ہے اور جسپر پانچ پل بندھے ہیں اسکے شمال میں لہریں مارتا ہوا سمندر میں جا ملتا ہے - دریا کا منظر نہایت عجیب ہے - اسکے دونوں کناروں پر سرسبز درخت جھوم رہے ہیں - اور دریا کا نیلگوں پانی ان کے درمیان سے گذرتا ہے - بلنسیہ اسپین کے دارالحکومت شہر مدرڈ سے جسکو مسلمانوں کے عہد حکومت میں مجریط کہتے تھے ۱۹۰ میل کے فاصلہ پر جنوب مشرق میں آباد ہے - شہر کے گرد ایک فصیل ہے جو ۳۰ فٹ بلند اور ۱۰ فٹ چوڑی ہے اور اسمیں آٹھ دروازے ہیں جن سے شہر میں داخل ہوتے ہیں شہر کے باہر کی عمارتیں خوشنما اور منظر دلکشا ہے - مگر اندر کے مکانات اونچے اور تاریک ہیں - بازار تنگ اور اسمیں دور تک سڑکیں پیچ وخم کے ساتھ چلی جاتی ہیں - آجکل اس شہر میں شیشے لوہے اور ریشم اور کتان کی صنعت جاری ہے - اور ریشم - شراب انگور اور زعفران کی تجارت ہوتی ہے - نارنگیاں تو اس کثرت سے ہوتی ہیں کہ ایک فصل میں انکے ۱۶۳ جہاز دوسرے ملکوں کو روانہ ہوتے ہیں ہرسال تین ہزار جہاز اس بندرگاہ میں آتے ہیں۱؎

بلنسیہ نہایت قدیم شہر ہے - جس کو ادیتانہ قوم نے آباد کیا تھا - اگرچہ پومپئی نے اسکو ویران کر دیا تھا مگر کچھ عرصہ کے بعد از سر نو آباد ہوا - مسلمانوں نے سنہ ۱۳۰ء میں جب اس کو فتح کیا تو اسپر قوم گاتھ حکمران تھی - سنہ ۱۰۹۴ء میں عیسائیوں نے اس شہر پر حملہ کیا اور وہ مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا -

۱؎ بنیس جیوگرافکل ڈکشنری -

لشبین کی فوج نے دوبارہ اُسکو پامال کیا مگر ۱۲۳۸ء میں اسپین کے عیسائی حکمران اُسپر ہمیشہ کے لئے قابض ہو گئے [1]

سلطانوں کے عہد حکومت میں بلنسیہ ایک صوبہ تہا اور اس کا دارالحکومت شہر بلنسیہ نہایت آباد دُپررونق وشاندار اور فضل وکمال کا مرکز تہا - تاریخ - جغرافیہ اور ادب اور رجال کی کتابوں کے ہزاروں صفحے الٹ جاؤ ہر جگہ بلنسیہ کے باغوں - سیرگاہوں اور عمارتوں اور وہاں کے علماء اور شعرا کے تذکرے پاؤ گے -

آجکل کی طرح اُس زمانہ بھی شہر کا بیرونی حصہ نہایت پرفضا اور آباد تہا اور سمندر کی سطح پر آفتاب کے چمکنے سے یہ حصہ نہایت منور تہا مگر اس کا اندرونی حصہ صفائی کے نہ ہونے سے تنگ وتاریک تہا اور اس میں پسوؤں اور مچھروں کی کثرت تہی اور ہر طرف کوڑیوں کے ڈھیر نظر آتے تھے - چنانچہ غرناطہ کا ایک مشہور شاعر ابوجعفر بن مسعدہ کہتا ہے

ہی الفردوس فی الدنیا جمالا - لساکنہا مُثار بہا البعوض

یعنے بلنسیہ اپنے جمال اور لطافت کے لحاظ سے رہنے والوں کے لئے دنیا میں بہشت ہے مگر اس میں مچھروں کی مصیبت ہے - ایک اور شاعر کہتا ہے -

رقص البراغیث فیہا — علی غناء البعوض

یعنے بلنسیہ میں مچھر گیت گاتے ہیں اور پسّو ناچتے ہیں [2]

اندلس کا ایک اور شاعر ابن سمیر کہتا ہے -

بلنسیۃ بلدۃ جنۃ — وفیہا عیوب متی تختبر
فخارجہا زہر کلّہ — وداخلہا برک من قذر

یعنے بلنسیہ بہشت ہے اور اگر جاکر دیکھو تو اس میں کچھ عیب بھی ہیں - باہر کا حصہ تو پھولوں سے چھایا ہوا ہے مگر اندر کثافت کے حوض ہیں [3]

اُس زمانہ میں بلنسیہ کے باہر باغات کی کثرت تہی - ہر طرف سبزہ زار لہلہاتے اور چشمے لہراتے تھے اس حصہ میں رصافہ اور منیۃ المنصور دو نہایت مشہور سیرگاہ تھے - اُنکے درمیان سے نہریں گذرتی تھیں اور نہروں پر پل تھے - جہانتک نظر کام کرتی تہی

---

[1] دائرۃ المعارف [2] نفح الطیب جلد اول صفحہ ۱۱۰
[3] معجم البلدان ( بلنسیہ )

زعفران کے سنہری کھیت یا نارنگیوں کے ہرے بھرے درخت نظر آتے تھے - ایک مورخ نے لکھا ہے کہ بلنسیہ رصافہ اور پل کے اعتبار سے رونق اور لطافت میں بغداد کے ساتھ ہمسری کرتا تہا - اور سبزہ زاروں اور باغوں اور چشموں کی کثرت سے مطیب الاندلس یعنے اسپین کا سیرگاہ کہلاتا تہا [1]

اسپین کے شاعروں نے بلنسیہ کے شاندار منظر کی تصویر اپنے اشعار میں کھینچی ہے - مگر جن کو عربی زبان کی شاعری کا مذاق نہیں ہے وہ اشعار کی اصلی آب وتاب اور لطافت سے محروم رہیں گے اس لئے ہم انکے مضمون پر اکتفا کرتے ہیں -

بلنسیہ کا شاعر ابن زقاق کہتا ہے " انصاف کی بات تو یہ ہے کہ بلنسیہ اپنی خوبیوں کے لحاظ سے تمام شہروں پر سبقت لیگیا ہے - میرے اس دعوے کی دلیل خود بلنسیہ ہے جس کا جمال آنکھوں کے سامنے جلوہ گر ہے - اسکو خدا نے حسن کا خلعت پہنایا ہے - اور اسپر دریا اور سمندر نقش و نگار ہیں "

بلنسیہ کا تاجدار مردان کہتا ہے " بلنسیہ ایک نوجوان معشوق ہے اور سندس سبز کا لباس اسکے زیب تن ہے اگر تم اس کے پاس جاؤ تو وہ اپنے تئیں پھولوں اور شگوفوں میں چھپا لیتا ہے -

بلنسیہ میں کبھی کبھی قحط ہو جاتا تہا اور سرحد کے عیسائی آئے دن اسپر حملہ کرتے تھے -

ابوالحسن بن حریق اس بات کا اشارہ کرتا ہے اور کہتا ہے بلنسیہ ہر قسم کے حسن کا مرکز ہے اور یہ بات مشرق ومغرب میں مسلم ہے - اگر کوئی کہے کہ اس میں قحط کی آفت برپا ہوتی ہے اور تلواروں اور برچھیوں کا مینہ برستا ہے تو اُس سے کہدو کہ بلنسیہ بہشت تو ہے مگر قحط اور جنگ کی دو مصیبتوں کی اوٹ میں ہے -

ابن زقاق اپنے وطن کی تعریف اسطرح کرتا ہے " بلنسیہ بہشت برین ہے اسمیں انگور کی بیلیں جھک پڑی ہیں اور رحیق اور سلسبیل کے چشمے جاری ہیں

---

[1] نفح الطیب جلد اول صفحہ ۱۰۲ و ۱۱۰ وجلد دوم صفحہ ۷۴۹

اور آب حیات کا چشمہ تو رات دن بہتا ہے -

بلنسیہ کا شاعر علی بن احمد رصافہ کے جلسوں کا ذکر کرتا ہے اور کہتا ہے اٹھو اور جام کو گردش میں لاؤ - تمام باغ شگوفوں کا ریشمی لباس پہنے ہوئے ہیں جنکو موسم بہار کے بادلوں نے تیار کیا ہے - مجلس محبوب کے چہرے سے جو چودھویں رات کے چاند کی مانند ہے آسمان کی طرح چمک اٹھی ہے آفتاب نے اپنا پیراہن زعفرانی کر لیا اور زمین کا سبز لباس شبنم سے تر ہو گیا - نہر کہکشان کی مانند ہے جسکے گرد یاران ہمشرب چمکتے ستاروں کی مانند ہیں [1]

آجکل کی طرح اُس زمانہ میں بہی ریشم کے کیڑے یہاں پرورش کئے جاتے تھے - سوداگر اسکو یہاں سے دور دور تک لے جاتے تھے - ایک خاص قسم کا کپڑا بہی یہاں طیار ہوتا تہا جو نسیج بلنسی کے نام سے مشہور تہا اور شمالی افریقہ میں بہت فروخت ہوتا تہا [2]

بلنسیہ تاریخ میں علم وفضل کے اعتبار سے بہت نامور تھے اور اس میں بیشمار شعرا اور علما ہو گذرے ہیں - یہاں کے مسلمان عام طور پر مذہب کے پکے اعتقاد کے سچے دوستی کے پورے - فیاض اور مہمان نواز اور علم دوست تھے -

اس موقع پر ہم ایک مجمل فہرست ان نامور عالموں اور شاعروں کی درج کرتے ہیں جو بلنسیہ کے مردم خیز زمین سے پیدا ہوئے [3]

سعد الخیر - المتوفی ۵۴۱ھ - حدیث کی تلاش میں چین تک سفر کیا بغداد میں امام ابو حامد غزالی سے فقہ حاصل کی - ادب ابو زکریا تبریزی سے سیکھا ابن عساکر - ابن سمعانی - ابو موسیٰ المدینی - علامہ ابوالفرج بن جوزی جو فن حدیث کے امام ہیں انہی کے شاگرد تھے - بغداد میں امام احمد بن حنبل کے پہلو میں دفن کئے گئے -

**ابو المطرف بن عمیرہ - ولادت ۵۸۰ھ وفات**

---

[1] یہ اشعار معجم البلدان اور نفح الطیب کے مختلف مقامات سے لئے گئے ہیں -
[2] نفح الطیب جلد اول صفحہ ۹ وجلد دوم صفحہ ۷۴۹
[3] یہ فہرست نفح الطیب کے مختلف مقامات سے ماخوذ ہے -

سنہ ۶۵۸ھ۔ مشہور محدث ہیں۔ ادب اور انشاء میں خاص ملکہ تہا۔ سلاطین بنو حفص اور موحدین کو اندلس کی تباہی پر امداد کی طلب کے لئے جو فصیح و بلیغ عریضے مسلمانوں نے بھیجے وہ اُن ہی کے قلم سے نکلے تھے مختلف مقامات میں قاضی رہے۔ علامہ ابن جوزی کے طریقے پر وعظ کہتے تھے۔ انکی تصنیفات یہ ہیں تاریخ جزیرہ میورقہ (میجورکا)۔ اختصار تاریخ ابن صاحب الصلوٰۃ وغیرہ۔

ابو احمد جعفر الخزاعی۔ المتوفی سنہ ۶۳۴ھ۔ مشہور محدث اور فقیہ ہیں۔

ابو عبداللہ بن تعیش۔ محدث

ابو العباس بن امیہ۔ شاعر

ابن محرز۔ ولادت سنہ ۵۶۹ھ وفات سنہ ۶۵۵ھ حدیث اور فقہ کے بہت بڑے عالم اور ادیب اور شاعر تھے۔

ابن حجاف۔ شاعر

ثابت الخشنی۔ المتوفی سنہ ۵۴۵ھ

ابو جعفر بن عبدالولی۔ شاعر

ابو الحکم۔ شاعر

ابن عمار۔ شاعر۔ فقیہ۔ تونس میں عہدہ قضا پر ممتاز تھے۔

ابن معقس۔ المتوفی سنہ ۴۲۷ھ۔ شاعر۔ لغوی۔ ادیب مصر میں جا رہے تھے۔

ابن ہاجر۔ ولادت سنہ ۵۲۰ھ وفات سنہ ۵۹۸ھ قاری۔ محدث۔ سنہ ۵۷۱ھ سے سنہ ۵۹۶ھ تک حدیث کی تلاش میں مشرق کا سفر کرتے رہے۔ تجارت کرتے تھے۔

ابن جبیر۔ ولادت سنہ ۵۴۰ھ وفات سنہ ۶۱۴ھ تین دفعہ حدیث کی تلاش میں مشرق کا سفر کیا محدث۔ شاعر۔ ادیب۔ انکا مفصل حال اس پرچہ میں اور آیندہ پرچوں میں ملے گا۔

ابن عبدون۔ شاعر

علی بن احمد۔ شاعر

ابن ہذیل۔ ولادت سنہ ۵۱۷ھ وفات سنہ ۵۸۳ھ لغت اور حدیث کے نامور عالم تھے۔ ایک مدت تک مشرق کا سفر کرتے رہے۔

ابن سعد الخیر۔ مشہور بدیہہ گو شاعر

رصافی۔ نہایت لطیف گو شاعر۔

بلنسیہ جو مسلمانوں کے عہد حکومت میں بطور ایک صوبہ کے تہا اس میں بہت سے قصبے اور قریے آباد تھے۔ جن میں سب سے مشہور قصبہ شاطبہ ہے جو خصوصیت کے ساتھ قرأت اور حدیث کا درس گاہ تہا۔ اور منظر کی لطافت اور خوبی کے لحاظ سے بھی بے نظیر تہا۔ یہاں کا کاغذ تمام اندلس میں مشہور تہا اور دور دور تک جاتا تہا۔ سنہ ۶۴۵ھ میں مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔[1]

ذیل میں ایک مختصر فہرست اُن مشہور علماء اور ادبا کی دیجاتی ہے جو اس قصبہ میں پیدا ہوئے[2]

رضی الدین۔ ولادت سنہ ۶۰۱ھ وفات سنہ ۶۸۴ھ فن لغت کے مشہور اور مسلم استاد تھے۔ ابو حیان جو فن لغت اور نحو میں امام مانے گئے ہیں انہی کے شاگرد تھے۔

ابن عات۔ ولادت سنہ ۵۴۳ھ۔ صحاح جوہری کی شرح کئی جلدوں میں لکھی۔ علم کی تلاش میں مشرق کا سفر کیا۔ حدیث کے نہایت مشہور عالم تھے۔ سنہ ۶۰۹ھ میں جنگ عقاب میں شریک ہوئے اور میدان سے غائب ہوگئے۔

ابن حیاز المتوفی سنہ ۶۱۸ھ۔ محدث

ابو الحسن بن عبدالولی۔ محدث

ابن لب۔ المتوفی سنہ ۶۴۰ھ محدث القاہرہ میں حدیث کا درس دیتے تھے۔

ابن سراقہ۔ ولادت سنہ ۵۹۲ھ وفات سنہ ۶۶۲ھ شاطبہ کے علما اور مشایخ صوفیہ میں سے ہیں۔ حدیث کی تلاش میں مشرق کا سفر کیا۔

ابن یعقوب الخزرجی۔ قاضی بجایہ۔ قضاۃ اور علما کے خاندان سے ہیں۔ اصول فقہ اور عربیت میں کامل تھے۔

ابن ثعلبہ۔ المتوفی سنہ ۴۶۵ھ۔ محدث حدیث کے لئے مشرق کا سفر کیا۔

امام شاطبی۔ ولادت سنہ ۵۳۸ھ وفات سنہ ۵۹۰ھ محدث۔ فقیہ۔ نحوی اور فن قرأت کے امام ہیں حرز الامانی اور عقیلہ انکے دو منظوم رسالے فن قرأت میں ہیں جو نہایت مقبول ہوئے ہیں اور آجتک قاری انکو حفظ کرتے ہیں۔ سنہ ۵۷۲ھ میں مصر کا سفر کیا۔ قاضی فاضل کے مدرسہ فاضلیہ میں درس دیا جو القاہرہ میں ہے۔ اور وہیں مدفون ہوئے۔ شاعر۔ نحوی۔ دمشق کے مدرسہ اقبالیہ میں درس دیتے تھے۔ سلطان صلاح الدین کی مدح میں قصائد لکھے۔

ابن ابی الربیع۔ ولادت سنہ ۵۵۵ھ وفات سنہ ۶۱۲ھ۔ قاری۔ محدث اور صاحب تصنیف تھے

ابن سعادہ۔ سنہ ۴۹۶ ولادت سنہ ۵۵۵ھ وفات۔ قاضی شاطبہ۔ حدیث۔ تفسیر۔ فقہ۔ لغت۔ ادب۔ اور علم کلام کے عالم تھے۔ سنہ ۵۲۰ھ میں مشرق کے سفر کو نکلے۔

منصف بلنسیہ کے مضافات میں ایک قریہ تہا۔ طارق بن یعیش المتوفی سنہ ۵۴۹ھ یہیں کا نامور فقیہ اور شاعر تہا۔

بطرنہ بہی ایک قریہ تہا جہاں عیسائیوں اور مسلمانوں میں مشہور معرکہ جنگ برپا ہوا۔ ابن خزاز اسی قریہ کا مشہور شاعر اور المریہ کے فرمانروا ابن صمادح کا مداح تہا۔

اسی نواح میں ایک اور قریہ تہا جو منیطہ کے نام سے موسوم تہا اس قریہ میں کثرت سے علما اور شعرا پیدا ہوئے۔ اندہ بہی جو پہاڑوں میں رہے کا کانیں ہیں بلنسیہ کے مضافات میں شامل تہا۔ ابو جعفر احمد بن حسن القضاعی المتوفی سنہ ۵۹۸ھ جو اندلس کے مشہور سیاح ابن جبیر کے ساتھ ہمسفر رہے تہے اسی قصبہ کے محدث تہے اور انکو حدیث کی سوا ادب اور فن طب میں بہی کمال حاصل تہا۔ غرناطہ کے گورنر عثمان بن عبدالمومن نے انکو اپنا سکریٹری بنالیا تہا۔

جزیرہ شقر جو سنہ ۶۳۹ھ میں مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ بلنسیہ کے ساتھ حلقہ انتظام میں شامل تہا۔ ابن حاضر المتوفی سنہ ۶۳۹ھ اسی جزیرہ کے عالم تہے جنہوں نے حدیث کے لئے مشرق کا سفر کیا اور القاہرہ میں وفات پائی۔

---

[1] نفح الطیب جلد اول صفحہ ۱۰۴ و جلد دوم صفحہ ۷۶۷۔
[2] نفح الطیب کے مختلف مقامات سے ماخوذ ہے

# مقدمہ کی ۲۷ تاریخ

ہمارے ناظرین اس مقدمہ کے تفصیلی حالات معلوم کرنے کیلئے جسقدر مضطرب اور بیقرار ہیں اُس کا اندازہ اُن فقرات سے ہو سکتا ہے جو ہر روز کی ڈاک میں آتے ہیں۔ جہانتک تو اجمالی طور پر سب کو معلوم ہے کہ ۱۱ جنوری ۱۸۹۹ء کے بعد مقدمہ ۲۷ جنوری ۹۹ء پر ملتوی ہوا تھا اس لئے اب ۲۷ تاریخ کے حالات کا جسقدر انتظار ہو سکتا ہے اُس کا اندازہ ہم زبان قلم سے بیان نہیں کر سکتے۔

اس سے پیشتر کہ ہم ناظرین کو ۲۶ تاریخ کی صبح سے لیکر جبکہ حضرت اقدس سلمہ ربہ مع احباب ایک روز پیشتر سے دارالامان قادیان سے بغرض مقدمہ پیروی مقدمہ روانہ ہوئے ۲۸ جنوری کی شام تک واپس قادیان میں لائیں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کوائف اور حالات پر ایک پُر غور نظر کرنیکے لئے بطور اصول ایک دو ضروری باتوں کا اظہار کر لیں۔

## صادق اور راستباز کی صداقت

اور راستبازی کا اللہ تعالیٰ دنیا میں مختلف طریق اور پہلوؤں پر ثبوت دیا کرتا ہے کیونکہ طبائع انسانی مختلف رنگوں میں پڑی ہیں اور چونکہ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک روح کی کامل بھلائی مقصود ہے اس لئے ہر ایک کی فطرت کی افتاد کا لحاظ رکھ کر بینات ظاہر ہوتے ہیں۔

بعض انسان ایسے ہوتے ہیں کہ وہ صرف صادق کے اقوال کو ہی سنکر اُنکی صداقت کے قایل ہو سکتے ہیں بعض اُسکے کریکٹر کو اپنا خضر راہ قرار دے سکتے ہیں بعض اُن نشانات اور آیات کو دیکھکر گرویدہ ہوتے ہیں جو اُسکو دیجاتی ہیں الغرض صادق کی صداقت کے اثبات کیلئے مختلف معیار اور کسوٹیاں ہوتی ہیں اور وہ طبائع انسانی کے موافق ہوا کرتی ہیں۔

منجملہ اُن آثار کے ایک یہ بھی ہے کہ عام خلق اللہ کے دلمیں اللہ تعالیٰ اُسکی قبولیت اور محبت ڈال دیتا ہے اور یہ قبولیت اور محبت ایسے طریق پر ہوتی ہے کہ وہ دل اور روح جو اُسکی محبت میں مسخر ہوجاتی ہے کوئی وجہ اور دلیل اُسکی بظاہر نہیں بتلا سکتا اور یہ اس لئے کہ وہ فعل الٰہی ہوتا جسکے اسرار پر انسان کہانتک پہنچ سکے جا سکتا ہے۔

پھر ہم کہتے ہیں کہ ایک سلیم الفطرت انسان جس کا کانشنس مُسن اور چُپ نہو اُس قبولیت سے ہی صادق کو پا سکتا ہے جو عام طور پر اُسکو حاصل ہوجاتی ہے اور خصوصیت سے اُسکی جماعت میں اُنکے لئے ایک **وفاداری** اور **فرمان برداری** کے رنگ میں متشکل ہوتی ہے۔

پھر یہ بات بھی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ قبولیت اور خصوصیت جو اُس کے لئے پیدا کیجاتی ہے ایک خاص اثر رکھتی ہے جبکہ وہ ایسے حال اور وقت پر ہو جبکہ ظاہر اسباب ایسے ہوں کہ وہ متروک القوم سمجھا جانے کو ہو یعنے بظاہر ایسے مشکلات اور مصائب سے اُسے سامنا ہو کہ غیر تو غیر احباب بھی اگر خدا تعالیٰ کا فضل اُنکو نہ تھامے الگ ہو سکتے ہوں۔

پس ان امور کو اپنے ذہن میں رکھ ناظرین ہمارے ساتھ ہو لیں ہم اُنکو **قادیان** کی اُس مسجد سے لیکر جس کی نسبت اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ **کان امنا من دخلہ** دہاریوال کے اُس خیمہ تک لیجاتے ہیں (جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے ۲۷ تاریخ کو صرف ایک **مقدمہ** کی سماعت کے لئے لگا رکھا ہے) اور پھر وہاں سے اُنکو اُسی دارالامان تک واپس لاتے ہیں۔

## دارالامان سے روانگی

۲۵ جنوری ۹۹ء کی رات کو ہی حضرت اقدس نے علی الصباح روانگی کا حکم دیدیا تھا چنانچہ حسب معمول حکیم فضل الدین صاحب بھیروی کے اہتمام میں روانگی کا انتظام ہوا۔ حضرت اقدس براہ راست بسواری پالکی دہاریوال کی طرف چلے حضور کے ہمراہ جناب سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی جو ایک روز پیشتر سے آپہونچے تھے بسواری یکہ روانہ ہوئے اور اکثر خدام والا پیادہ حضور کے ہمراہ چلے جناب مولانا مولوی الحکیم نورالدین صاحب مع چند احباب کے حسب معمول براہ بٹالہ بسواری ریل پہونچنے کے لئے یکہ پر سوار ہو کر بٹالہ کو روانہ ہوئے۔

حضرت اقدس دارالامان سے ۲۶ جنوری کو ۱۱ بجے کے قریب چلے اور بٹالہ کی طرف سے جانیوالے احباب ساڑھے آٹھ بجے روانہ ہو چکے تھے بہرحال حضرت اقدس براہ راست بسواری پالکی اور دوسرے احباب بسواری ریل روانہ ہوئے۔

## فرودگاہ

چونکہ دہاریوال ایک ایسی جگہ ہے جہاں خاص طور پر فرودگاہ کا انتظام کرنا کسی قدر وقت طلب تھا (گو ہمارے مخدوم شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر بمبئی ہوس نے کوشش کرنی چاہی تھی کہ فرودگاہ کا وہیں انتظام کریں) اس لئے پہلے سے انتظام کرنا مناسب سمجھا گیا تھا چنانچہ چودہری نبی بخش نمبردار بٹالہ اور میاں عبدالعزیز پٹواری اور میاں جمال الدین و خیر الدین وغیرہ سیکھواں والے اس انتظام میں مصروف تھے اور اُنہوں نے موضع لیل میں جو دہاریوال سے قریباً ایک میل کے فاصلے پر ہے **فرودگاہ** کا انتظام کیا تھا جزاہم اللہ احسن الجزا۔

## فرودگاہ کی مشکلات اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اونکا دور ہونا

باوجودیکہ فرودگاہ کے لئے بہت سی مخالفتیں کی گئی تھیں لیکن خدا تعالیٰ کے کامل فضل سے وہ ساری رکاوٹیں اور مشکلات دور ہو گئیں اور الٰہ بخش و گھسیٹا ساکنان لیل نے اُن پر زور اختلاف اور سر توڑ مخالفانہ کوششوں پر بھی ایک وسیع **مکان** فرودگاہ کے لئے طیار کیا چونکہ زمینداروں کے مکانات معمولی ہوتے ہیں اس لئے اُدسنے اُسکو مرمت کر کے خوب درست کیا اور اپنے طرز پر درست کر کے محبت اور صرف کے بعد طیار کیا اور ایسے فرش سے جو سردیوں کے موسم میں بہترین فرش ہو سکتا ہے سجایا اور ایک نیا دروازہ خاص اسی موقع کے لئے دیوار توڑ کر بنایا جس سے اُسکے اخلاص اور محبت کا پتہ لگ سکتا ہے یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ ابھی تک اُس شخص کو مرزا صاحب سے تعلق مریدی نہیں ہے۔ غرض فرودگاہ کا انتظام ہو گیا والحمدللہ علیٰ ذالک۔

## دہاریوال ریلوے سٹیشن پر احباب کا مجمع

جو احباب براہ بٹالہ بسواری ریل آئے تھے وہ کوئی ایک بجے کے قریب دہاریوال سٹیشن پر پہونچے سٹیشن پر اپنے دوست جو انتظام مکان کے لئے پہلے سے آگئے تھے موجود تھے۔ جس جوش مسرت اور فرط محبت سے اُنہوں نے احباب کو ریسیو کیا ہمارے خیال میں وہ خط ودرمزا کسی بڑے امیر الامرا کو استقبال میں نہ آتا ہوگا جو اس سادہ دینداروں کے گروہ کو اپنے فقیرانہ ریسپشن میں ہوا۔ خدا تعالیٰ کی قدرت نمائیوں کا لطف آتا تھا اسلئے کیونکہ

**فالف بین قلوبہم** - کا نظارہ اپنی آنکھ سے دکہایا ہے - ادہر ریلوے سٹیشن پر ہمارے فریق مخالف کے ہی چند آدمی تہے اُن میں سے ایک آ آکر اور ضرورۃ الامام دکہا دکہا کر کہتا تہا کہ "میں مرزا صاحب کی کتابوں کو پڑہتا ہوں" "محمد حسین مہدی کا پہلے سے منکر ہے" "مجہے وہ تازہ اشتہار دو جو ابہی نکلا ہے" غرض وہ اپنی چالاکی اور لن ترانی سے اپنے آپ کو ایک بڑا ہوشیار اور مدبر سمجہتا تہا اور اپنی کتر بیونت سے بتلاتا تہا کہ میں تم کو ایک سادہ گروہ سمجہتا ہوں - بہر حال وہ اشتہار سٹیشن پر بٹ گیا جسمیں عبد الحق غزنوی کے اوس اشتہار کی قلعی مولوی عبد اللہ ٹونکی اور مولوی غلام محمد بگوی نے کہولی ہے کہ حصول فتوے متعلقہ محمد حسین میں کوئی دہوکا اور فریب نہیں ہوا - القصہ وہاں سے چلے -

**لیل میں ڈیرہ** - ہم پچیس ۲۵ تیس ۳۰ آدمی کے قریب تہے جب موضع لیل کے پاس پہونچے تو عورتیں بچے جوان بوڑہے جس پر شوق نگاہوں سے ہماری طرف دیکہہ رہے تہے اوس کا بیان ہم الفاظ میں نہیں کر سکتے - الغرض فرودگاہ مجوزہ میں پہونچے کچہہ دیر توقف کر کے وضو کیا اور نماز ظہر مولانا مولوی نور دین صاحب نے پڑہائی - اور حضرت اقدس کی راہ تکنے لگے -

**لیل والوں کی دعوت** - کہانے کے انتظام کے لئے جناب حکیم فضل الدین صاحب اہتمام کرنے والے تہے کہ مالکان مکان نے نہایت منت سے جس سے اون کے جوش اور اخلاص کا پتہ لگ سکتا ہے آکر عرض کی کہ ہماری دعوت قبول کی جاوے چنانچہ اونکی دعوت منظور کی گئی اور اون کے عورت و مرد طیاری میں لگے - جس مکان میں ہم اترے تہے اوس کے ارد گرد عورتوں بچوں کا ایک ہجوم ہو ہو جاتا تہا -

**فرودگاہ منتقل ہوتا ہے اور دعوت مجبوری منظور نہیں ہو سکتی** - ابہی دعوت کرنیوالے اسباب ان خریدنے ہی کو تہے کہ خبر آئی کہ جناب حضرت اقدس مع خدام والا موضع کہنڈہ میں رونق افروز ہو چکے ہیں اور وہیں قیام فرمایا ہے اور احباب کو وہیں بلایا ہے - اس خیال پر کہ شائد جناب کو اس فرودگاہ - مالکان مکان کی دعوت، اون کی سچی محبت اور اخلاص کا حال معلوم نہو مناسب یہہ سمجہا کہ عرض کیا جاوے اور بغرض تعمیل حکم سب نے اسباب اُٹہا کر باہر رکہہ لئے اور مالکان مکان کو سامان دعوت کرنے سے روکا گیا -

**لیل سے کہنڈہ چلو** - آخر حضرت اقدس کے ارشاد کے موافق لیل سے سب احباب موضع کہنڈہ کو روانہ ہوئے جو ایک میل سے کچہہ زیادہ فاصلے پر واقع ہے اور وہاں کوئی سوا تین بجے کے قریب جا پہونچے حضرت اقدس مع خدام والا پہونچ چکے تہے اور نماز عصر پڑہ چکے تہے -

**تبدیلی فرودگاہ کا باعث** - ناظرین! یہہ امر آپ کو تعجب میں نہیں ڈال سکتا بلکہ آپ کے ازدیاد ایمان کا موجب ہو گا کہ فرودگاہ کیوں بدلی گئی - ہم لوگ تو بسواری ریل آئے تہے اور حضرت اقدس جیسا کہ معلوم ہے بسواری پالکی - یہ امر مقرر شدہ تہا کہ مقام نزول لیل ہی ہو گا مگر حضرات اقدس کو راستہ میں رانی ایشر کور (رئیسہ دہام سردار جیمل سنگہ کی بیوہ بہو) کا خاص آدمی پیغام لے کر ملا - کہ آپ میرے ہاں قیام فرما دیں وہ رقعہ ہم کو نہیں مل سکا بہر حال اوس نے نہایت اخلاص اور جوش سے حضرت اقدس کو وہاں ٹہہرانا چاہا - اور حضرت اقدس نے منظور فرما لیا -

**اللہ تعالیٰ کے کام میں مصلحت ہے** - جب لیل سے روانہ ہو کر کہنڈہ آ پہونچے تو حضرت اقدس نے فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ کے ہر کام میں مصلحت ہے چونکہ سنا گیا ہے کہ محمد حسین بہی وہیں اُترنے والا تہا اس لئے اچہا ہوا کہ ہم وہاں نہیں ٹہہرے ہم ایسے لوگوں سے دور ہی رہنا اچہا ہے"

**رانی ایشر کور کی نذر اور دعوت** | تھوڑی دیر کے بعد رانی ایشر کور نے اپنے اہلکاروں کے ہاتھ ایک تھال مصری کا اور ایک باداموں کا بطور نذر پیش کیا اور کہلا بھیجا۔

بڑی مہربانی فرمائی میرے واسطے آپکا تشریف لانا ایسا ہی جیسے سردار جیمل سنگھ آنجہانی کا آنا۔ یہہ مطلب تھا اوس پیغام کا جو وہ اہلکار لائے اور دعوت کے لیئے بھی کہا۔ حضرت اقدس نے نہایت سادگی اور اوس لہجہ میں جو اُن لوگوں میں خداداد ہوتا ہے فرمایا کہ اچھا آپ نے چونکہ دعوت کی ہے ہم یہ نذر بھی لے لیتے ہیں۔

**رانی ایشر کور کا ضمناً تذکرہ اور اوسکی مہمان نوازی۔** | رانی ایشر کور جو ایک بڑی لیقہ اور منتظم عورت معلوم ہوتی ہے سردار جیمل سنگھ بکنہ دہام کی بہو ہے اولاد نرینہ کوئی نہیں صرف ایک لڑکی ہے سندر سنگھ ایک لڑکے کو متبنے کیا تھا اوس کا بھی انتقال ہوا اوسکی یادگار دو لڑکے ہیں جو گیارہ اور آٹھ سالکے ہیں کہا جاتا ہے کہ قریباً ڈھائی ہزار گہماؤں زمین کی مالکہ ہیں ہم رانی صاحبہ کے متعلق پھر کبھی لکھینگے غرض نہایت فراخدلی اور اخلاص کے ساتھہ دعوت کی گئی۔ اور ہر طرح سے مہمان نوازی کا پورا حق اپنے کد کے موافق رانی صاحب نے ادا کیا۔ اہلکاروں نے جس معرفت سے خدمت کی اونکی نیک نیتی کی دلیل ہے۔ مکان بہت وسیع فرش سے آراستہ تھا۔ کہانا مکلف دیا اور ہر طرح سے آرام ملا خدا تعالیٰ اُس کو اِس عمل خیر کی جزائے خیر دیگا۔

**ایک سائل۔** کہانا کہا چکنے کے بعد ایک سفید ریش شخص کی بابت عرض کیا گیا کہ وہ کچھہ عرض کرنا چاہتا ہے حضرت اقدس نے نہایت فراخدلی سے فرمایا ہاں۔ چنانچہ وہ شخص پیش ہوا۔ اور اوس نے اپنی درخواست منظوم پیش کی۔

حضرت اقدس نے فرمایا کہ **استقلال** سے اگر طبیب کا علاج کیا جاوے وہ بہت مہربان ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ فائدہ بھی دیتا ہے اس پر مولوی صاحب نے جنکا تذکرہ ہی موجود تھا فرمایا کہ اس کے لئے **عرق شیر** مناسب ہوگا بہر حال اگر آپ صبح کو قارورہ دکھائیں تو میں پھر غور کروں گا اس کے بعد حضرت **امام** نے دُعا کے لئے ہاتھہ اُٹھائے اور سب اہل مجلس نے آپ کے ساتھہ دُعا کی۔ **ان اللّٰہ یفعل ما یشاء**

**بیعت۔** اس کے بعد منشی محمد علی پٹواری نے درخواست بیعت کی جس پر حضرت اقدس نے اوس کو داخل بیعت فرمایا۔

**کیا سفر میں روزہ رکہیں؟** | اس کے بعد آپ سے دریافت کیا گیا کہ سفر کے لئے روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے آپ نے فرمایا کہ قرآن کریم سے تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ **فمن کان منکم مریضاً او علیٰ سفر فعدۃ من ایام اخر** یعنے مریض اور مسافر روزہ نہ رکہے اس میں امر ہے یہہ اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا کہ جسکا اختیار ہو رکھہ لے جس کا اختیار ہو نہ رکھے میرے خیال میں مسافر کو روزہ نہیں رکھنا چاہیئے اور چونکہ عام طور پر اکثر لوگ رکھہ لیتے ہیں اس لیئے اگر کوئی تعامل سمجھہ کر رکھہ لے تو کوئی حرج نہیں مگر عدۃ من ایام اخر کا بھی لحاظ رکھنا چاہیئے۔

اس پر مولوی نورالدین صاحب نے فرمایا کہ "یوں بھی تو ہے ۔۔۔ کو بعض کچھہ روزے رکھنے چاہئیں"

(ہم اتنا کہنا چاہتے ہیں کہ ایک موقع پر حضرت اقدس نے فرمایا تھا کہ سفر میں تکالیف اٹھا کر جو انسان روزہ رکھتا ہے تو گویا اپنے زور بازو سے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہتا ہے اوسکی اطاعت امر سے خوش نہیں کرنا چاہتا یہ غلطی ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت امر اور نہی میں سچا ایمان ہے)

اس کے بعد اکثر لوگ اپنے اپنے بستروں پر جا بیٹھے۔

**اور احباب آگئے ہیں** | رات کو جو گاڑی آئی ہے اوس میں کپور تھلہ جالندھر۔ جہلم۔ لاہور وغیرہ مقامات سے اور بھی احباب کثرت سے آگئے غرض ۳۰ کی رات اسی طرح ایک جلسہ کے طور پر گذری

**۳۱ جنوری ۱۸۹۹ء**

**نماز صبح** | صبح کی نماز دو مختلف مکانوں میں بوجہ کثرت مہمان ہوئی۔ اور بعد نماز تیاری روانگی کا حکم ہوا۔

**کیمپ کو چلو** | سورج کی شعاعیں مشرق سے ابھی پورے طور پر نکل چکی نہیں کہ یہ قافلہ جس کا قافلہ سالار وہ **امام** تھا جو خدا تعالیٰ کا مامور ہو کر آیا ہے **کہنڈہ** سے کیمپ کو چلا۔ عام لوگوں کا انبوہ اور ہجوم ایک عجیب اثر ڈال رہا تھا۔ اور وہ **قبولیت اور محبت** جو لوگوں کو ہی بتلا رہی تھی کہ لاریب وہ خدا کی طرف سے ہے۔ الغرض آہستہ آہستہ معمولی رفتار سے دہاریوال کی طرف چلے جب ریلوے سٹیشن سے کوئی آدہ میل کے فاصلہ پر پہنچے تو سامنے موضع لیل سے کوئی چار یا پانچ آدمی نکلتے ہوئے دکھائی دیئے

**وہ دوڑتا ہوا کون ہے؟** | اس گروہ میں سے کسی کی آنکھہ جو ادہر پڑی تو ایک آواز ہمارے کان میں ہونچی کہ وہ کون دوڑتا ہے؟ جس کا جواب اوسی آواز نے دیا کہ محمد حسین ہے چونکہ ریل گاڑی آرہی تھی اس لیئے محمد حسین ایڈیٹر وکیل صاحب کو گاڑی پکڑنے کے لئے دامن اٹھا کر بہاگنا پڑ رہا تھا۔

**یہاں سے سبق لو** | چونکہ صادق اور مامور من اللہ ہر آن ایک راحت اور لذت میں ہوتا وہ غصہ اور بے صبری سے بیقرار نہیں ہو جاتا مگر کاسہ دنیاں نہایت جوش اور سرگرمی سے بھاگتی ہیں مگر **بردوت** اور استقلال کے رنگ میں جو تلاوت ۔۔۔

وہ لوگ جو خدا تعالیٰ سے نصرت نہیں پاسکتے جنکے لئے اجابت دعا کے دروازے نہیں کھلتے وہ اپنے اندر ایک گھبراہٹ اور اضطراب پاتے ہیں اس لئے بے صبر ہو ہو کر ہر ایک کام کرتے ہیں یہ ایک نشان ہے مامور من اللہ اور صادق کی شناخت کا مبارک وہ جو اسے دیکھتا ہے اور اس سے سبق لیتا ہے۔ غرض ریلوے کی سڑک گذر کر کارخانہ [illegible] سے چلے۔ آپکے خدام کا گروہ دور تک [illegible] آرہا تھا۔

**کارخانہ کا نظارہ** کارخانہ کے بعض لوگ جب کارخانہ کے متصل سے گذرے [illegible] دیکھتے ہیں۔ تو بعض ملازم باہر نکل آئے اور نہایت غور اور محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے تھے اوس وقت نظارہ سے دل پر ایک خاص اثر ہوتا تھا۔ کارخانہ کے متعلق ذکر میں فرمایا۔ کہ "اسکو کسی وقت دیکھنا چاہیئے دیکھی ہوئی چیز کچھ کام ہی دیتی ہے"

ایک شخص نے کہا کہ حضرت جب سے ایکبار دیکھا تو مجھے خدا تعالیٰ کی قسم عجیب جوش آیا اور جب تک میں نے چار رکعت نماز نہ پڑھ لی صبر نہ آیا حضرت نے فرمایا اصل بات یہ ہے کہ یہ ساری باتیں اس سے ہیں کہ خدا اپنا جلوہ دکھا رہا ہے۔ دیکھو کیڑے تک کس قدر طاقتیں دی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں تو ساری ہی طاقتیں اور قوتیں ہیں۔

آگے بہت سے آدمی کھڑے تھے اور ایسے طور پر گویا منتظر اور چشم براہ ہیں پاس پہونچے تو انہوں نے نہایت محبت اور جوش سے پکار کر کہا "السلام علیکم" جواباً ادہر سے بھی اوسی لہجہ کے ساتھ علیکم السلام کا آواز اٹھا اور سننے والوں پر عجیب حالت طاری ہوئی

الغرض خراماں خراماں آپ جا رہے تھے اور زن و مرد ادہر اُدہر سے نکل نکل کر دیکھ رہے تھے ایک دیکھنے والے کو حیرت ہو سکتی تھی کہ وہ کیا بات ہے کہ لوگ محو نظارہ ہوئے ایک جوش سے بیقرار ہو ہو چلے آتے ہیں یہ خدا کا فضل تھا اور کچھ نہ تھا۔ اور وہ جسکو چاہتا ہے دیتا ہے۔

ذرا اور آگے ڈاکخانہ کے متصل پہونچے تو کارخانہ کے ہندو مسلمان ملازم اور ڈاکخانہ کے کلرک دوڑ کر آگے آگئے اور انہوں نے کیمپ کا پتہ بتلایا۔ اس راستہ میں حضرت اقدس نے مرزا بشیر الدین محمود احمد کی ایک مبشر رویا بتلائی۔ غرض نہر کے پل پر پہونچے اور خیمہ نظر آیا۔

چپراسیوں اور اردلیوں نے دور سے شوق سلام دیا آپ آگے آگے جا رہے تھے اور یہاں تک خلقت کا خاصا انبوہ ہو گیا تھا نہر کو دیکھ کر اور اوسکے ارد گرد درختوں کے نظارہ کو دیکھ کر فرمایا "کہ بہت اچھی جگہ ہے" الغرض خیمہ سے کوئی سو قدم کے فاصلہ پر فرش ہو گیا اور آپ بیٹھ گئے اور وفادار اور فرمانبردار خدام کا گروہ ارد گرد حلقہ باندھ کر مؤدبانہ بیٹھ گیا ابھی چند منٹ ہی نہ گذرے ہوں گے کہ خلقت کے جھنڈ کے جھنڈ آنے شروع ہوئے اور چند ہی منٹوں میں کوئی تین چار سو آدمی جمع ہو گیا یہاں تک کہ بعض احباب نے لوگوں کو ہٹانا چاہا تو انہوں نے کہا کہ

"اسیں زیارت کرن آئے آں تسی سانوں ہٹاؤندے ہو کم کاج چھڈ کے کتیاں کوہاں توں چلے آئے ہاں"

یعنے ہم کاروبار چھوڑ کر زیارت کے لئے آئے ہیں اور آپ روکتے ہیں۔

پھر کسی کو کچھ نہ کہا گیا اور یہ مجمع اس قدر بڑھا اس قدر بڑھا کہ حضرت کو بیٹھنا دشوار ہو گیا اس لئے آپ اٹھ کر ٹہلنے لگے ادہر ادہر نہر کی پٹری پر چہل قدمی کرتے تھے اور دو رویہ آدمیوں کی دیواریں تھیں کہ متحرک نظر آتی تھیں ہم حیران ہیں کہ کن الفاظ میں اس نظارہ کو دکھائیں۔

قریباً بارہ بجے کے صاحب بہادر نے آپ کو طلب فرمایا خیمہ کے ارد گرد کوئی تین سو قدم کے اندر اندر ایک میلا لگا ہوا تھا خلقت کا ہجوم بڑھ رہا تھا اور دو ڈھائی ہزار تک نوبت پہونچ چکی تھی۔

**عدالت کا کمرہ**۔ خیمہ میں جو عدالت کا کمرہ بنایا گیا تھا صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اونکا منشی اور کورٹ انسپکٹر و ڈپٹی انسپکٹر بٹالہ موجود تھے حضرت اقدس کی طرف سے حسب معمول مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر لاہور جناب مسٹر براؤن صاحب پلیڈر لاہور اور خواجہ کمال الدین صاحب پلیڈر پیش ہوئے محمد حسین آج ایک نئے قانونی شیر [illegible] تھے اور پہلے پیروکار صاحب سے کسی نامعلوم وجہ سے قطع تعلق کر لیا تھا یہ صاحب [illegible] میں کا [illegible] پیش ہوتے ہی مسٹر [illegible] صاحب پیروکار محمد حسین نے عذر پیش کیا کہ [illegible] کے رو سے ایک ہی [illegible] محمد حسین [illegible] جناب مرزا صاحب کا مقدمہ سماعت نہیں ہو سکتا چنانچہ اس قانونی وجہ سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نے آئندہ تاریخ سماعت مقدمہ ۱۴ فروری ۱۸۹۹ء مقرر کی اور سب سے پہلے مرزا صاحب کا مقدمہ سننے کا حکم دیا۔ اور پھر از سر نو نیا نوٹس بھیجنے کا ارشاد فرمایا۔ گویا سابقہ کل کارروائی کالعدم ہی سمجھی گئی۔ اب پھر ۱۴ ار تاریخ سے اصلی معنوں میں مقدمہ شروع ہوگا۔

**باہر کا نظارہ**۔ لوگ اسوقت تک اسقدر کثرت سے جمع ہو گئے تھے کہ کسی صورت میں اونکی تعداد چار ہزار سے کم نہ ہوگی۔

**محمد حسین کا جمعہ**۔ ادہر میاں محمد حسین چند آدمیوں کے ہمراہ درختوں کے نیچے ایک تھڑے پر تھے۔ اور بار بار آوازیں آتی تھیں کہ جو مسلمان ہے آوے نماز پڑھ لے اس قدر گلا پھاڑ پھاڑ کر یہ آوازیں دیجاتی تھیں کہ اس کی وجہ سمجھ میں نہیں آسکتی۔

غرض محمد حسین نے نماز کی طیاری کی مختلف روایتوں کی بنا پر اسکے ساتھ بارہ سے لے کر بیس تک آدمی تھے مگر محمد حسین کے شاگرد رشید علی محمد خیاط کے بیان کے موافق دو اور تین سو کے درمیان ہم اس بیان میں محمد علی ہی کے بیان کو گو وہ غلط ہے تسلیم کر لیں گے۔ غرض محمد حسین نے ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائی اور نماز کے لئے طیاری کی۔

**حضرت اقدس اور جمعہ کی نماز**۔ حضرت اقدس نے نماز جمعہ کے لئے طیاری فرمائی اور صفوف کی تعداد جو حضرت اقدس کے ہمراہ تھیں تعداد میں سترہ تھی اور ہر صف میں

بالاوسط ڈیڑھ سو آدمی تھے اور کل تعداد تین ہزار کے قریب تھی۔ لوگوں میں جو محبت اور جوش۔ صدق اور اخلاص تھا اس سے معلوم ہوتا تھا کہ یہ اُس عزیز خدا کا کام ہے جو جسکو چاہتا ہے عزیز الملک بنا دے۔

چونکہ روانگی کا ہی خیال تھا مولانا مولوی نورالدین صاحب خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے جو خطبہ آپ نے پڑھا دوسرے موقع پر ہم نے درج کیا ہے۔ خطبہ میں ایک خاص جوش اور اثر تھا صدہا آنکھیں تھیں جو رو رہی اور صدہا دل متاثر ہو کر اپنے آثار چہروں سے دکھا رہے تھے۔

خطبہ کے وقت تک کارخانہ کے مزدوروں کو بھی رخصت مل چکی تھی اور ہندو مسلمان بچے بوڑھے حلقہ باندھے ہوئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے بیچ میں نماز ہو رہی تھی اور اردگرد حلقہ تھا۔ آخر نماز ادا ہوئی۔ پھر کارخانہ کے بعض انگریز بھی جوش زیارت سے بے تاب ہو کر چلے آئے اور اکثر لیڈیاں بھی آئیں جو اثر دہام کیوجہ سے رسائی نہ پا سکیں انگریزوں نے آرزو ظاہر کی کہ مرزا صاحب اپنے دیدار فیض آثار سے اُن کو بہرہ مند کریں چنانچہ آپ سامنے آ کھڑے ہوئے اُس وقت جو نور آپ کے چہرہ پر تھا اُس کا نقشہ کھینچنا کسی مصور کا کام ہے۔ مسرت مجسم بنے ہوئے تھے۔

عرصہ تک وہ انگریز دیکھتے رہے اور گویا محو ہو گئے۔ پھر نماز عصر کے لئے جماعت کھڑی ہوئی اور وہ چلے گئے۔ بعد ادائے نماز لوگوں کا انبوہ حد سے گذر گیا چلنے کو راستہ نہ ملتا تھا آخر عبادت علی نام ایک شخص نے کہا کہ حضور لوگ دور دور سے کاروبار چھوڑ کر آئے ہیں حضور اس پل پر کھڑے ہو کر سب کو زیارت کرا دیں چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور اُس شخص نے آواز دیکر تم نے دیکھا کہ تین سو قدم کے اندر آدم زاد ہی نظر آتے تھے۔ آپ چند منٹ وہاں کھڑے رہے اور پھر اُتر آئے اور چلے آئے اوسکے بعد لوگ کھنڈہ تک ہمراہ گئے۔

**کھنڈہ سے روانگی۔** حضرت اقدس تھوڑی دیر ٹھہر کر کھنڈہ سے براہ راست دارالامان کو روانہ ہوئے اور حضور کے ہمراہ کوئی ستر اسی آدمی ہوں گے۔ اور ہم اور چند اور بھائی براہ ریل جانے کے لئے دہاریوال کو چلے۔ راستہ میں بیسیوں آدمی ملے جو دوڑے چلے آتے تھے۔ اور پوچھتے جاتے تھے کہ "سرکار" ابھی روانہ تو نہیں ہوئے۔ الغرض دہاریوال اور کھنڈہ کے درمیان لوگوں کا ایک تانتا سا لگا ہوا تھا۔ جس سے اوس قبولیت کا پتہ لگتا تھا جو خدا نے اس امام کو دی ہے

ذالک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء

# رپورٹ جلسہ سالانہ

آخرکار وہ رپورٹ جس کا ایک سال سے انتظار تھا شائع ہو گئی ۱۹۲ صفحہ پر ختم ہوئی ہے۔ مضامین کی نسبت ہم کو کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حضرت اقدس امام ہمام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تین زبردست اور عظیم الشان تقریریں ہیں جو گویا رپورٹ کی روح ہیں ان ہر سہ تقریروں میں تقویٰ کے مراتب۔ نماز کی فلاسفی۔ اخلاق فاضلہ کی کیفیت معجزات اور خوارق کی حقیقت کے علاوہ قرآن کریم کے صدہا معارف اور حقائق بیان فرمائے ہیں جو صرف دیکھنے سے تعلق رکھتے ہیں۔

پھر جناب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی دو زبردست تقریریں ہیں جنہیں قرآنی تحدیوں اور پیشگوئیوں کی فلسفی پر بحث کی گئی ہے اور قرآنی تعلیم اور اسکی بے مانندیت پر عجیب اور لطیف پیرایہ میں گفتگو ہے۔ اور اعجاز قرآنی پر ایک گہری نگاہ ڈالی ہے پھر جناب حکیم مولانا مولوی نورالدین صاحب مشہور فاضل واقف اسرار قرآنی کی ایک لطیف تقریر ضرورت خلافت پر ہے جسکے ضمن میں بے بہا معارف قرآن بیان فرمائے ہیں۔ آخر میں مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی کا فارسی قصیدہ اور مولوی قائم الدین بی اے کا عربی قصیدہ درج ہے شروع میں خاکسار ایڈیٹر کی طرف سے ایک انٹروڈکشن ہے جسمیں حضرت اقدس کی ستر سالہ کاروائی پر ریویو کیا ہے۔

غرض ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہہ کتاب شروع کر کے ختم کئے بدوں چھوڑنے کو جی نہیں چاہتا چونکہ کتاب کی طبع ہونے پر بہ ایں وجہ کہ کتابت امرتسر کرائی جاتی تھی اور تمام ضروری سامان پریس کا غذ وغیرہ دوسری جگہ سے لانا پڑتا ہے خرچ امید سے زیادہ آ گیا ہے اس لئے قیمت ایک روپیہ رکھی گئی ہے۔ مگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ دُر بے بہا جو قرآنی معارف و اسرار ہیں اس قیمت پر بھی سستے ہیں جن احباب نے بہ نظر امداد کارخانہ

پچاس پچاس اور سو سو جلدیں خرید فرمانے کا وعدہ کیا ہوا ہے ہم کو امید ہے کہ وہ اپنے وعدہ کی طرف خیال فرمائیں گے۔

جن احباب کی درخواستیں ایک ایک دو دو جلدوں کے لئے آئی ہوئی ہیں اون کی خدمت میں اور خریداران اخبار کی خدمت میں رپورٹ بصیغہ وی پی روانہ ہو رہی ہے۔ ہم ایک بار اور کہنا چاہتے ہیں کہ رپورٹ کی متعدد جلدیں خریدنے والے احباب نے محض اعانت کارخانہ الحکم اور اشاعت متن کو ملحوظ رکھا ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ چاہیگا تو اس امداد پر جو وعدے پورے ہونے کی صورت میں جس کی کامل امید کی جاتی ہے ہم کسی اور مفید کام کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ کیونکہ مالی مشکلات ہی ہم ترین مشکلات ہیں۔ تمام درخواستیں خاکسار ایڈیٹر الحکم کے نام آنی چاہیئیں۔

---

**خونی پھول**۔ برسوں سے باغات وینگن واقع روم سرخ گلاب کے پھولوں کے لئے مشہور رہیں اور انہیں خوشبو بھی ایسی ہوتی ہے کہ تمام یورپ میں مشہور ہیں۔ اب کسی نے دریافت کیا ہے کہ پوپ روم کا مالی درختوں کو بجائے پانی کے خون سے سینچتا ہے لیکن ان میں سے ایک درخت ایسا ہے جو صرف آدمیوں کی قبروں ہی پر سرسبز رہتا ہے اور انہیں مقامات پر جمتا ہے جہاں سخت خون ریزی ہوئی ہے۔ ایسی ہی روائتیں پھولوں کی نیو مارکٹ میں مشہور ہیں۔ یہہ مقام ایک عجیب پرانی خندق کے لئے بہت مشہور ہے جو مخالفت جنگ کے لئے کھودی گئی تہی۔ اب یہہ خندق آدمیوں کی ہڈیوں سے بہری ہوئی ہے یہہ مقام ڈارلنگھم تک چھ میل لمبا ہے۔ اسی مقام بلیڈوی فلاور (خونی پھول) ہوتے ہیں یہہ پھول پانچ یا چھہ پنکھڑیوں کا ایک نہائت سرخ یا عنابی ہوتا ہے اور جون جولائی کے مہینے میں بکثرت پہولتا ہے جس فصل میں یہہ پھول کہلتے ہیں صدہا آدمی گل چینی کے لئے آتے ہیں۔ ؎

سب کہاں کچھہ لالہ و گل میں نمایاں ہوگئیں
خاک میں کیا صورتیں ہونگی کہ پنہاں ہوگئیں

---

**نواب لفٹنٹ گورنر برہما**۔ سر فریڈرک فرائر صاحب کی نسبت جو رخصت پر ولائت تشریف لے جانے کی خبر تہی وہ غلط ثابت ہوئی ہز آنر ۲۷ر جنوری کو کلکتہ سے رنگون کو روانہ ہوئے دوران قیام کلکتہ میں بہت سی ضروری باتوں کا گورنمنٹ ہند کے ساتھہ تصفیہ کر گئے ہیں۔ یہہ بات طے ہو گئی ہے کہ لوئر برہما کے لئے ایک چیف کورٹ قایم ہوگی جس میں بالفعل تین جج ہوں گے اور سول آفیسران برہما کی تنخواہیں پنجاب اور ممالک متوسط کے پیمانہ ہوں گی۔ سب سے بڑا جھگڑا رنگون میونسپلٹی کے متعلق یہہ فیصل ہوا کہ ایک بڑی معقول آمدنی کی زمین جو گورنمنٹ نے ضبط کر لی تہی وہ میونسپلٹی کو واگزار کی گئی۔ علاوہ ازیں گورنمنٹ نے ۲۰ لاکھہ روپیہ پبلک ورکس کے لئے سال رواں میں اور منظور کیا ہے اور برہما روبی مائن کمپنی کے کرایہ میں صاحب وزیر ہند ۲ لاکھہ روپیہ کم کر دیا کیونکہ چند سال سے کانہائے یاقوت میں منافع بہت کم رہا۔

---

**برقی پیغام بغیر تار کے**۔ یہ ہمارے زمانہ کی ایک عجیب ایجاد ہے جو ایک اٹلی کے باشندے سنگر کونی نے حال میں دریافت کی ہے اس کا مقصد یہہ ہے کہ نہ لوہے کی تار کھمبوں پر کہڑے کیجائیں اور نہ اونکی لاگت اور نگرانی کا خرچ اٹھایا جائے بلکہ بغیر انکی مدد کے بھی برقی رو سے پیغام ایک مقام سے دوسرے مقام تک جا سکتے ہیں۔ برقی رو اس مشین کے ذریعہ سے باہر بہیجی جاتی ہے۔ اس آلہ کے بڑے بیلن میں ایک برقی مادہ کام کرتی رہتی ہے اور اس کے محاذ میں پیتل کے چار گولے ہیں جنکے مابین چنگاریاں پیدا ہوتی ہیں۔ بائیں ہاتہہ کا گولہ ایک تار کے ساتہہ ملا ہوا ہے جو بلند کنڈکٹر کی طرف جاتی ہے۔ پچھلے دنوں محل آسبورن میں جو حضور ملکہ معظمہ کا محل ہے اس مشین پر تجربے کئے گئے ہیں جبکہ حضور قیصرہ ہند کے پیغامات حضور پرنس آف ویلز کے پاس جو سمندر میں اپنے جہاز میں تفریحی سفر کر رہے تہے جایا کرتے تہے۔

---

# پاک شاعری

## مسدس از فیروز ڈسکوی بر نظم حضرت اقدس در مدح قرآن شریف

کلام پاک خالق کی عجب عظمت عجب شاں ہے
کہ مثل مہر تاباں چرخ رفعت پر درخشاں ہے
نجوم آسماں کی طرح ہر اک نقطہ رخشاں ہے
مثال کہکشاں ہر ایک سطر اسکی نمایاں ہے
جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

کلام پاک ربانی ہے جگ میں گوہر یکتا
چمک میں آفتاب آسماں ہرگز نہیں ویسا
زمین و آسماں میں جگمگاتا نور ہے اُس کا
ہے اک اک لفظ میں اسکے عیاں اللہ کا جلوہ
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں غور کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے

نہیں ایسا درخت پر ثمر اک باغ قدرت میں
جو خوشبو اس میں ہے ہرگز نہیں گلہائے جنت میں
یہ ہر اک پھول سے ہے بڑھ گیا خوشبو و نگہت میں
معطر ہوئے سارے دماغ اس سے ہیں ساعت میں
بہار جاوداں پیدا ہے اس کی ہر عبارت میں
نہ وہ خوبی چمن میں ہے نہ اس سا کوئی بستاں ہے

کہیں حق کے گلستاں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
کہیں اس باغ و بستاں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
کہیں اس نور تاباں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
کہیں اس مہر رخشاں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
کلام پاک رحماں کا کوئی ثانی نہیں ہرگز
اگر لولوئے عماں ہے وگر لعل بدخشاں ہے

زمیں پر کوئی ہو نور صداقت یا فلک پر ہو
نہ اس خورشید تاباں سے کہیں وہ نور باہر ہو
حکیمان جہاں کا قول کوئی کتنا بڑھکر ہو
کلام پاک رحماں کے نہ پر ہرگز وہ ہمسر ہو
خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو
وہاں قدرت یہاں درماندگی فرق نمایاں ہے

بشر کتنا لگائے زور اور کوشش کرے کتنی
مدد کو وہ بلائے ساتھ اپنے سب جہاں کو بھی
نہ اسکے قول کو نسبت کلام حق سے ہو اتنی
کہ نسبت آفتاب چرخ کو ذرہ سے ہو جتنی
ملائک جس کی حضرت میں کریں اقرار لاعلمی
سخن میں اس کے ہمتائی کہاں مقدور انساں ہے

نظر آتا نہیں قرآن سا نور نظر ہرگز
نہ ایسا چشم دل کو ہے کوئی کحل البصر ہرگز
نظیر اس کی نہ کوئی لاسکے جن و بشر ہرگز
نہیں دنیا میں ایسا چاند کوئی جلوہ گر ہرگز
بنا سکتا نہیں اک پاؤں کیڑے کا بشر ہرگز
تو پھر کیونکر بنانا نور حق کا ایسا آساں ہے

کلام حق کو کہنا افترا اور جعل اور جھوٹا
بلا شک ہے خدا کے عرش کو یہ قول لرزاتا
یہ ایسا بول تمکو بولنا ہرگز نہیں زیبا
کلام پاک کی تکذیب یوں کرنا نہیں اچھا
ارے لوگو کرو کچھ پاس شان کبریائی کا
زباں کو تھام لو اب بھی اگر کچھ بوئے ایماں ہے

مقابل میں کلام اللہ کے کیا توریت کی شاں ہے
یہ انجیل محرف کب کلام حق کے شایاں ہے
جو بید ہے تر ہے اس میں کیا طاقت ہے کیا جاں ہے
تصرف ہی بشر کا ان میں اور یہ قول رحماں ہے
خدا سے غیر کو ہمتا بنانا سخت کفراں ہے
خدا سے کچھ ڈرو یارو یہ کیسا کذب بہتاں ہے

معارف اور حقائق میں فقط قرآں ہے یکتا
نظیر اسکی نہیں ممکن تصور میں کبھی اصلا
خدا کی ذات واحد کا نہیں جس طرح ہمتا
کلام پاک کا بھی کوئی ہمسر ہو نہیں سکتا
اگر اقرار ہے تمکو خدا کی ذات واحد کا
تو پھر کیوں اسقدر دل میں تمہارے شرک پنہاں ہے

خدا کے پاک قرآں سے جو منہ پھیرا ہے تم سبنے
جو اس انجیل محرف کو کلام حق ہو تم سمجھے
جو وید و ژند کو مانو کلام حق جہالت سے
مخالف ہو گئے تم جو کلام پاک رحماں کے
یہ کیسے پڑ گئے دل پر تمہارے جہل کے پردے
خطا کرتے ہو باز آؤ اگر کچھ خوف یزداں ہے
محبت میں ہوا قرآں کے **فیروز** دیوانہ

یہی کہتا ہے ہر اک کو کہ ہے سچا یہ پروانہ
ہر اک کو چاہیے اس شمع کا ہو جائے پروانہ
نہ پروا اسکی حق کو جسکو ہی کچھ اسکی پروا نہ
ہمیں کچھ کیں نہیں پیارو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اسپہ قرباں ہے

## نعت رسول مقبول صلعم

مرے جسم اور جاں اندر محمد ہے محمد ہے
مرے روح و رواں اندر محمد ہے محمد ہے
جو انسانوں میں کامل ہے دو عالم میں جو افضل ہے
ہے قرآں جسکی شاں اندر محمد ہے محمد ہے
درود اُسپر کہیں شام و سحر انس و ملائک سب
زمین و آسماں اندر محمد ہے محمد ہے
مشام بلبل اسکی بوئے الفت سے معطر ہے
ہر اک گل بوستاں اندر محمد ہے محمد ہے
ہوا نور احد جلوہ گر ذات پاک احمد میں
نہاں اندر عیاں اندر محمد ہے محمد ہے
محمد بن نہ چھٹکارا نہ پھر گر جیوں میں آوارہ
شفیع ہر دو جہاں اندر محمد ہے محمد ہے
عرب میں چین میں ایران و کنعاں روم و بربر میں
اور اس ہندوستاں اندر محمد ہے محمد ہے
کہا عیسیٰ نے سردار جہاں[1] انجیل میں جسکو
وہ سردار اس جہاں اندر محمد ہے محمد ہے
محمد کی محبت میں سدا سرشار ہے **خادم**
مرے دل اور زباں اندر محمد ہے محمد ہے

از خاکسار
**خادم حسین بھیروی**
تخلص خادم

---

[1] دیکھو انجیل یوحنا ۱۴ باب ۳۰ آیت۔
[2] دیکھو انجیل یوحنا ۱۶ باب ۱۱ آیت۔

# ممیرے کا سرمہ

## مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں۔ میڈیکل کالج کے پروفیسروں۔ نامور ڈاکٹروں۔ والیان ریاست۔ اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے۔ کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے۔ ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ دھند۔ جالا۔ پڑوال۔ پھولا۔ غبار۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ ناخنہ۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بچانے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں۔ چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے۔ قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں۔ قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ۔ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کافی تولہ سے رخالص میرہ فی ماشہ عـ۸ روپیہ۔ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔ درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے۔ **المشتہر پروفیسر میاں سنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور**

## ان سے بڑھ کر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے

**۱**۔ میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ میرے کا سرمہ جو سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے۔ بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے۔ آنکھوں سے پانی جانا۔ دھند۔ سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ کا آنا کہتے ہیں۔ جیلن۔ کمزوری نظر۔ ناخونہ یعنی اندر کی جھلی کا زخم ہو اور اس سے پیپ کا گرنا۔ چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے۔ مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹر کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضرور ہی مفید ہے۔ راقم ڈاکٹر ڈی ایم سانگلے صاحب بہادر۔ ایم بی ایم ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

**۲**۔ میں بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ سردار میاں سنگھ صاحب اہلووالیہ نے طیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنے ایک زیر علاج مساۃ اتم دیوی بعمر ۴۵ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکورہ کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے اور پڑوال پڑے ہوئے تھے۔ آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں انہیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا۔ اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگا ہی نہیں پرو سکتی تھی۔ اور جو اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی۔ مریضہ مذکورہ نے تین روز تک سرمہ کا استعمال کیا جس کا یہ نتیجہ ہوا کہ اس نے امراض مذکورہ سے کلی صحت پائی۔ راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور۔ سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور۔

**۳**۔ جناب میاں سنگھ صاحب تسلیم بعد تعظیم۔ شاید آنجناب کو یاد ہوگا کہ بندہ نے آپ سے میرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا جس نے جادو کا اثر دکھلایا۔ میرے ایک دوکاندار مسمی دولا مل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا اور بسبب پتلی پر پھولا ہونے کے نظر قطعاً بند ہوگئی تھی۔ لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہوگیا اور پتلی صاف و شفاف ہوکر نظر بدستور قائم ہوگئی اور مریض دعاگو ہے۔ بندہ بھی بصد شکرگذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا ہے جو آپ نے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان بمعہ ثواب کا کام کیا ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام بلاتعلق تاکید کرتا ہے کہ ہر وقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو اس اکسیر بلکہ حیات چشم میرے کے سرمہ کے استعمال کرنے کا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں۔ لہذا ملتمس ہوں کہ دو تولہ میرے کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرماویں۔ راقم ڈاکٹر نرائن سنگھ اسپیشل اسسٹنٹ کوٹ گڈہ۔ ڈسپنسری شملہ

**۴**۔ جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے جس کا علاج حکماء اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور کیلپ وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی۔ اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے۔ ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں۔

دستخط سردار صالح محمد خان درانی شہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فضل محمد خان صاحب مرحوم والی ملک افغانستان۔

۶ / مارچ ۱۸۹۷ء

## پانچ ہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پندرہ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کردے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ جو لاہور کے الائنس بنک میں مارچ ۱۸۹۵ء کو جمع کیا گیا ہے۔

شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پروپرائٹر الحکم نے انوار احمدیہ پریس قادیان میں چھپا